اَلْفَضْلُ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

دار الامان قادیان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN

نمبر ٹیلیفون ۹

شرح چندہ پیشگی
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
بیرون ہند سالانہ

قیمت ایک آنہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۸۵

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

جلد ۲۷ | ۲ جمادی الاول ۱۳۵۸ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۰ جون ۱۹۳۹ء | نمبر ۱۳۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۸- جون ۱۹۳۹ء - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ساڑھے نو بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا کے فضل سے دن بھر تو حضور کی طبیعت اچھی رہی لیکن شام کو کسی قدر ناساز ہوگئی۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

حضرت ام المومنین مد ظلہا العالی کی طبیعت بوجہ سر درد اور ضعف علیل ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

سیدہ ام طاہر احمد صاحب حرم ثانی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو آج بھی بخار اور جسم کے درد کی شکایت رہی۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔

آج بعد نماز مغرب محلہ دار الفضل کی مجلس خدام الاحمدیہ کے دو ممبران نے مسجد محلہ میں حاضرین کے سامنے اپنی ایک غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے اپنے زعیم سے معافی کی درخواست کی۔ جو منظور کر لی گئی۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب اپنی صحت کے متعلق طبی مشورہ لینے کے لئے لاہور تشریف لے گئے ہیں۔ احباب جناب مفتی صاحب کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اگر نیت نیک ہو تو انسان کا ہر عمل عبادت بن سکتا ہے

يُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا کے معنے بیان کرتے ہوئے فرمایا:-

"اسیر جیسے بیوی۔ کہ اگر اس کے حقوق کما حقہٗ ادا نہ کئے جائیں۔ تو وہ ایسا قیدی ہوا۔ جس کی خبر لینے والا کوئی نہیں۔ یعنی خدا کے حکم سے سب کی خدمت اور پرورش کرے اور بذات خود الگ رہے۔ اولاد کے لئے اس کی یہ نیت ہو۔ کہ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا۔ یعنی نیک بخت دیندار اولاد ہو۔ کہ اس کے بعد اس کے حق میں دعا کرے مگر سوچ کر دیکھو۔ کہ کتنے ایسے ہیں۔ جو اس نیت اور ارادہ سے اولاد کی خواہش کرتے ہیں۔ اور تہجد کے وقت اٹھ کر خدا تعالےٰ سے دعائیں مانگتے ہیں۔ کہ اے مولا تو ایسی اولاد دے۔ جو متقی ہو تیری راہ میں جان دینے والی ہو بعض کو تو خبر ہی نہیں۔ کہ اولاد طلب کیوں کرنی چاہیئے۔ اور اکثر صرف مال جائداد کے لئے طلب کرتے ہیں حالانکہ صرف یہ چاہیئے۔ کہ دین کی خادم ہو۔ اور بیوی بھی اس نیت سے کرے۔ کہ اس کے ذریعہ سے اولاد ہو کر خادم دین ہو۔ اور نفس کے جوشوں اور جذبات سے بچانے والی ہو۔ اور رحم اور شفقت کی نظر سے یہ نیت بھی ہو سکتی ہے۔ کہ ان کے لئے کچھ املاک چھوڑ جائیں۔ تاکہ ضائع نہ ہوں۔ اور در بدر بھیک نہ مانگتے پھریں۔ یا افلاس سے تنگ آکر تبدیل مذہب نہ کریں۔ اور اگر ان نیتوں سے باہر جاتا ہے۔ تو دین سے باہر جاتا ہے۔ اور ایمان کو تاریکی میں رکھ کر اس کے ثمرات اور برکات سے بے نصیب رہتا ہے۔ ہر ایک حرکت قول اور سکون سب کچھ خدا کے لئے ہونا چاہیئے کھانے پینے۔ عمارتوں کے بنانے۔ اٹھنے۔ بیٹھنے چلنے پھرنے۔ اور ہر ایک فعل میں خدا ہی مدنظر ہو۔ تو سب کاروبار عبادت میں داخل ہوں گے۔ اور جب مقصود اور نیت اور ہو۔ تو پھر انسان مشرک ہو جاتا ہے اس لئے چاہیئے۔ کہ ہمیشہ اپنے کاروبار پر نظر ڈال کر دیکھتے رہو۔ کہ ان میں تمہارا رجوع خدا کی طرف ہے۔ یا نہیں"

(البدر نمبر ۱۰- جلد ۳- مورخہ ۱۶- مارچ ۱۹۰۴ء)

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

ٹین سین میں نازک صورت حالات

جاپان کی طرف سے برطانوی اور فرانسیسی علاقوں کی ناکہ بندی میں زیادہ شدت اختیار کرلی گئی ہے۔ ان علاقوں کے باشندوں کو کھانے پینے کے سامان کے متعلق بہت تشویش ہے۔ کیونکہ موجودہ سٹاک سرعت سے ختم ہو رہا ہے۔ قیمتیں ستر فیصدی تک بڑھ گئی ہیں۔ جاپانیوں نے اعلان عام کر دیا ہے۔ کہ جو شخص ان علاقوں میں خورد ونوش کے سامان کی درآمد کی کوشش کریگا۔ اسے گولی سے اڑا دیا جائیگا۔ چنانچہ دو چینیوں کو جو سبزی کے ٹوکرے اٹھائے ہوئے تھے۔ گولی کا نشانہ بنا دیا گیا۔ جاپان گورنمنٹ نے کہا ہے۔ کہ اگر شمالی چین کے اقتصادی اور سیاسی معاملات میں برطانیہ دخل اندازی ترک کر دے۔ اور برطانوی علاقہ کے چینی کے بنکوں میں جو روپیہ موجود ہے۔ وہ اس کے حوالے کردے۔ نیز غیر جاپانی علاقوں میں دونوں ملکوں کے نمائندوں پر مشتمل ایک کمیشن مقرر کرنے پر رضامند ہو۔ تو یہ ناکہ بندی ترک کر دی جائے گی۔ ورنہ نہیں۔ برطانوی حکام نے جاپانی نمائندہ مقیم ٹین سین سے ملاقات کرنی چاہی۔ تاگفت و شنید کے ذریعہ کوئی مفاہمت کی صورت پیدا کی جا سکے۔ مگر اس نے ملاقات کرنے سے انکار کر دیا۔ اور کہا کہ یہ سوال اب صرف ٹین سین سے ہی تعلق نہیں رکھتا۔ بلکہ جاپان کی خارجی پالیسی کا آئینہ دار ہے اور جب تک برطانیہ غیر مبہم الفاظ میں آئندہ چین کی امداد نہ کرنے کا وعدہ نہ کرے گا اس میں تبدیلی کا کوئی امکان نہیں۔ غرضیکہ صورت حالات نہایت نازک ہو چکی ہے اور اگر چند روز تک اس میں کوئی تبدیلی پیدا نہ ہوئی۔ تو جنگ چھڑ جانے میں کوئی کسر نہیں رہے گی۔ جرمن اور اطالوی اخبارات اس پر بغلیں بجا رہے اور لکھ رہے ہیں کہ یہ صورت حالات برطانیہ کی اپنی پیدا کردہ ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ اگر جاپان نے یہ ناکہ بندی ختم نہ کی۔ تو اس کے ساتھ ۱۹۱۱ء میں برطانیہ نے جو معاہدہ کیا تھا۔ اسے منسوخ کر دیا جائے گا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ جاپانی مال پر بھاری محصول عائد ہو جائے گا۔ لیکن جاپانی اخبار اس قسم کی دھمکیوں کا مضحکہ اڑا رہے ہیں۔ اور لکھتے ہیں۔ کہ اگر برطانیہ نے ایسا کیا۔ تو جاپان ہندوستان کی روئی اور آسٹریلیا کی اون کی خرید بند کر دے گا۔

برطانوی وزارت نے تاحال باضابطہ طور پر اس مسئلہ پر غور نہیں کیا۔ اور اسے ۱۹ جون تک ملتوی کر رکھا ہوا ہے۔ اس اثناء میں وزراء تمام اطلاعات پر غور و خوض کر رہے ہیں۔ اور اس روز وزیر اعظم ہاؤس آف کامنز میں اس کے متعلق تقریر کریں گے۔ جاپانیوں نے روسیوں پر بھی تشدد شروع کر رکھا ہے۔ چنانچہ ۱۷ جون کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ ایک روسی کو گولی کا نشانہ بنا دیا گیا۔ حالانکہ اس امر کی کافی شہادات ہیں۔ کہ اس نے تشدد سے کام نہیں لیا تھا۔ حکومت روس اس واقعہ سے تلملا اٹھی ہے اور اس نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ جاپان ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر اپنے اس نارواعمل کی مناسب تلافی کرے۔ ورنہ وہ سخت جوابی کارروائی کرے گی۔ امریکن سفیر مقیم ٹوکیو نے جاپانی وزارت خارجہ کو لکھا ہے۔ کہ امریکن گورنمنٹ کے مشیران قانونی کی رائے ہے کہ بین الاقوامی قوانین کے رو سے ناکہ بندی ناجائز ہے ٹین سین کے غیر ملکی علاقے غیر جانبدار ہیں۔ اور جنگ کے دنوں میں غیر جانبدار ملک کی ناکہ بندی جائز نہیں۔ اس سے امریکن مفاد بھی خطرہ میں پڑ گئے ہیں۔ ان کی پوری پوری حفاظت کی جائے چین کی قومی فوجیں یہاں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ کیونکہ وہ ساحل سے کم از کم دو ہزار میل کے فاصلہ پر پڑی ہیں۔ اور چین کا تمام ساحلی علاقہ جاپان کے قبضہ میں ہے۔ اگر یہ ناکہ بندی جاری رہی تو ان بستیوں کی امداد برطانوی اور فرانسیسی افواج ہی کر سکتی ہیں۔ اور اس کے معنے ہونگے۔ آغاز جنگ۔ اور ظاہر ہے۔ کہ اگر مشرق بعید میں جاپان اور برطانیہ گتھم گتھا ہو گئے۔ تو مغرب بعید میں اٹلی اور جرمنی خاموش نہیں رہیں گے۔ اور برطانیہ

جس آگ سے بچنے کی اس قدر کوشش کر رہا ہے۔ اس میں اسے کودنا ہی پڑے گا۔

اٹلی کا اقتصادی بائیکاٹ

مسولینی کی سیاسی پالیسی جیسا کہ اخبار ٹائمز کے نامہ نگار مقیم روما نے لکھا ہے۔ اٹلی کے لئے اقتصادی مشکلات کا باعث بن رہی ہے۔ غیر ملکی بنکوں نے اسے قرضہ دینا بند کر دیا ہے۔ اور یہ کسی حکومت کے ایماء یا سیاسی مصلحت کی بناء پر نہیں۔ کیونکہ بنکوں کی پالیسی پر سیاسیات کا اثر بہت کم ہوتا ہے۔ اور وہ ہر بات کو کاروباری نقطہ نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ وہ ایسے ملک کو قرضہ دینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ جس کے متعلق ہر وقت یہ احتمال ہو۔ کہ وہ ان کے ملک کے ساتھ برسر پیکار ہو جائے گا۔ اور بنکوں کے قرضہ نہ دینے کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے۔ کہ اٹلی کے کارخانوں کو خام مصالحہ کے حصول میں سخت دقتیں پیش آ رہی ہیں۔ جمہوری ممالک میں اخبارات نے اٹلی کے خلاف جو پروپیگنڈا کیا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ لوگوں کے دلوں میں اس کے خلاف جذبات نفرت پیدا ہو چکے ہیں۔ اور اب لوگ اس ملک کی سیاحت کے لئے بھی بہت کم آتے ہیں چنانچہ کہا جاتا ہے۔ کہ کئی ہفتوں سے روم پیرس ایکسپریس بالکل خالی ہی آتی اور جاتی ہے سیاحوں کا نہ آنا بھی اس کی اقتصادی مشکلات کا باعث ہو رہا ہے۔ اور اس کی تجارت قریباً تباہی کی حد تک پہنچ چکی ہے۔ تاجر سخت نقصان اٹھا رہے ہیں۔ اور اب ان کی طرف سے مسولینی پر زور دیا جا رہا ہے۔ کہ وہ اپنی پالیسی تبدیل کرے۔ ورنہ اٹلی تجارتی لحاظ سے بالکل مٹ جائیگا۔ اور دوسرے ممالک میں اس کی ساکھ کو سخت نقصان پہنچے گا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ صورت حالات ایسی نہیں۔ جسے مسولینی نظر انداز کر سکے۔ اس کی طرف اسے لازماً توجہ کرنی پڑے گی۔ اور اگر یہ اقتصادی ناکہ بندی کچھ عرصہ اور جاری رہی۔ تو اسے قدر عافیت معلوم ہو جائے گی۔ اور وہ مجبور ہو جائے گا۔ کہ ہٹلر کی اندھا دھند تقلید کا خیال ترک کر کے اپنی پالیسی میں تبدیلی پیدا کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انتدابی کمیشن کے سامنے وزیر نو آبادیات کا بیان

۱۶ جون کو لیگ اقوام کے انتدابی کمیشن کے سامنے برطانیہ کے وزیر نو آبادیات مسٹر میکڈانلڈ نے جنیوا میں ایک بیان دیا جس میں کہا کہ اعلان بالفور میں یہودیوں کے ساتھ وعدہ کیا گیا تھا۔ اور عربوں کو بھی یقین دلایا گیا تھا۔ کہ ان کے ساتھ ناانصافی نہ ہوگی۔ حکومت برطانیہ دونوں کے لئے بالکل غیر جانبدار رہی ہے برطانیہ کو عربوں سے ہمدردی رہی ہے۔ جس کا ثبوت یہ ہے۔ کہ جنگ میں ہم نے ان کی مالی اور سامان جنگ کے ساتھ مدد کی۔ اور اسی سے انہوں نے عرب کے بہت بڑے حصہ میں آزاد حکومتیں قائم کر لیں۔ عربوں کے ساتھ ہم نے بالکل ایسا ہی سلوک کیا جیسا برطانوی رعایا سے کرتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود ہم یہودیوں کے ساتھ بھی ناانصافی نہیں کر سکتے۔ اور دونوں میں سے کسی کو بھی دوسرے کا غلام بنا کر فلسطین میں نہیں رکھنا چاہتے۔ وہاں یہود کی قومی حکومت قائم کرنے کا کوئی سوال نہیں لیکن ان کا داخلہ وہاں بند نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ اس سے فلسطین کی صنعت کو سخت نقصان پہنچے گا۔ اور عام آبادی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکے گی زمینوں کی فروخت کے متعلق ہائی کمشنر کو اختیار دے دیا گیا ہے۔ کہ وہ تمام ملک میں اسے بند کر سکتا ہے۔ آخر میں آپ نے کہا۔ کہ جب تک عرب خود مختاری کے قابل نہیں ہوتے۔ وہاں ایک ایسی حکومت قائم کی جائے گی۔ جس میں دونوں قوموں کو یکساں حصہ ملے گا۔

ممالک غیر کے خریدار اصحاب توجہ فرمائیں

افریقہ۔ ماریشس۔ جاوا۔ سماٹرا۔ آسٹریلیا وغیرہ ممالک غیر کے تمام بقایا دار خریداروں کی خدمت میں چٹھیاں ارسال کی گئی ہیں۔ جن میں ان سے استدعا کی گئی ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے چندہ کی رقوم ارسال فرمائیں۔ اس اعلان کے ذریعہ ان تمام اصحاب کو مزید تاکید کی جاتی ہے۔ تا وہ جلد سے جلد چندہ ارسال فرمادیں۔ اگر ان کی طرف سے دو ماہ کے اندر چندہ وصول نہ ہوا۔ تو ہم مجبور ہوں گے۔ کہ ان کے نام اخبار بند کر دیں۔ خاکسار منیجر

کرائون بس سروس

وقت کی پابندی اور آرام زیادہ اس کا پہلا اصول ہے۔

پہلی سروس صبح ڈلہوزی کے لئے ½۷ بجے جو کہ کسی جگہ نہیں ٹھہرتی ہے۔ باقی سواری سروسیں ہر گھنٹہ کے بعد پٹھانکوٹ ڈلہوزی۔ کانگڑہ۔ دہرم سالہ وغیرہ کو چلتی ہیں۔ گدیاں سپرنگدار۔ لاریاں بالکل نئی مسافر کے لئے آرام دہ ہیں۔ وقت کی پابندی کا خاص خیال ہے۔ شمالی ہندوستان میں واحد بس سروس جو کہ وقت کی پابند ہے۔ قادیان کے سفر کرنے والے احباب ہمارے نمائندہ عبدالقدوس صاحب ایجنٹ اخبارات سے مزید معلومات حاصل کریں۔

منیجر کرائون بس سروس بشمولیت ریاض آرمی ٹرانسپورٹ کمپنی پٹھانکوٹ

دوائی اٹھرا

اٹھرا

محافظ جنین حب اٹھرا رجسٹرڈ

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے شاگرد کی دکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست قے ہیضہ۔ درد پسلی۔ یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دے دینا بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی مرض نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کا منہ دیکھنے کو ترستے رہے اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت قبلہ مولوی نور الدین صاحبؓ طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے سنہ ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ ۱۲ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک۔

المشتہر حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

قادیان اور اسکے گرد و نواح میں زمین خریدنے والوں کیلئے ایک ضروری اعلان

بعض اصحاب قادیان میں ہمارے مزارعان موروثی یعنی دخیلکاروں کے ساتھ ان کی زیر قبضہ زمین کے متعلق بیع و رہن کی گفتگو شروع کر دیتے ہیں۔ یا ہمارے پاس اجازت کیلئے آتے ہیں۔ ایسے جملہ اصحاب کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ دخیلکاران اپنی زیر قبضہ زمین کے مالک نہیں ہیں بلکہ محض مزارعان موروثی ہیں جنہیں اپنی زمین کے رہن رکھنے یا بیع کرنے یا زراعت کے سوا کسی اور استعمال میں لانے کا قطعاً کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ پس آئندہ کوئی صاحب ہمارے دخیلکاروں کے ساتھ بیع و رہن وغیرہ کی گفتگو کر کے اپنا نقصان نہ کریں۔ علاوہ ازیں قادیان کے گرد و نواح میں تین گاؤں ایسے ہیں جہاں کے باشندگان اپنی اراضیات کے کامل مالک نہیں ہیں۔ بلکہ صرف حقوق ملکیت ادنےٰ رکھتے ہیں۔ اور ملکیت اعلےٰ کے حقوق ہمارے خاندان کو حاصل ہیں یہ دیہات ننگل باغباناں اور بھینی بانگر اور کھارا ہیں احباب کو چاہیئے۔ کہ ان دیہات میں بھی کوئی سودا بغیر مالکان اعلےٰ کی پیشگی اور تحریری اجازت حاصل کرنے کے نہ کریں۔ یہ پابندی ان دیہات کے قدیم اور اصل باشندگان کے سوا باقی سب اصحاب پر عائد ہے۔ خواہ وہ اس سے قبل ان دیہات میں کوئی اراضی حاصل کر چکے ہوں۔ یا آئندہ کریں۔

خلاصہ یہ کہ قادیان کی اراضی دخیلکاری کی خرید وغیرہ بہر صورت ممنوع ہے۔ اور کسی صورت میں اس کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ اور ننگل اور بھینی اور کھارا کی اراضیات ملکیت ادنےٰ کیلئے مالکان اعلےٰ کی پیشگی اور تحریری اجازت ضروری ہے۔ جس کے بغیر کوئی سودا نہیں ہونا چاہیئے۔ امید ہے۔ کہ اس واضح اعلان کے بعد کوئی صاحب اس اعلان کے خلاف قدم اٹھا کر اپنے نقصان اور ہماری پریشانی کا باعث نہیں بنیں گے۔

مندرجہ بالا دیہات کے علاوہ اگر کوئی صاحب قادیان کے ارد گرد کسی اور گاؤں میں زمین خریدنا چاہیں، تو وہ حسب قانون رائج الوقت خرید سکتے ہیں۔ لیکن ایسے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ کسی واقف کار سے مشورہ کر لیا کریں تا کسی قسم کے دھوکے کا شکار نہ ہو جاویں۔

خاکسار **مرزا بشیر احمد ایم۔ اے قادیان** ۱۴/۶/۳۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قابل فروخت قطعات اراضی آبادی جدید قادیان

اس وقت قادیان کی نئی آبادی کے اکثر محلوں میں اچھے اچھے موقع کے سکنی قطعات قابل فروخت موجود ہیں۔ مثلاً محلہ دارالرحمت۔ محلہ دارالشکر۔ محلہ دارالیسر اور محلہ دارالبرکات میں اور ہر موقعہ کے مطابق علیحدہ علیحدہ نرخ مقرر ہیں۔ اور چونکہ اسوقت حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے ایدہ اللہ تعالےٰ نے فروخت اراضی کا کام خاکسار کے سپرد فرمایا ہوا ہے۔ اس لئے اطلاعاً اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ تا اطلاع ثانی خرید اراضی کے متعلق (ترسیل زر ثمن کے سوا باقی) ہر ایک قسم کی خط و کتابت وغیرہ خاکسار کے ساتھ کی جائے اور زر ثمن براہ راست حضرت ممدوح کی خدمت میں ارسال کیا جائے۔

اس کے علاوہ پرائیویٹ قطعات اراضی بھی اچھے اچھے موقع کے مختلف محلوں میں اسوقت قابل فروخت موجود ہیں۔ خواہشمند احباب خود تشریف لا کر یا بذریعہ خط و کتابت حسب ضرورت قطعات پسند کر کے سودا کر سکتے ہیں۔ نیز جو احباب اپنا خرید اہوا کوئی قطعہ وغیرہ یا مکان فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ وہ بھی خاکسار کے ذریعہ سے فروخت کا انتظام کر سکتے ہیں۔

خاکسار

(پروفیسر) محمد اسمٰعیل احمدی مہتمم فروخت اراضی قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کلکتہ ۱۷ جون مسٹر حسن شہید سہروردی لیبر منسٹر بنگال نے اپنا استعفیٰ داخل کر دیا ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ انہیں منی لینڈرز بل کی بعض دفعات سے اختلاف ہے۔

پٹنہ ۱۷ جون مدراس گورنمنٹ نے حیدرآباد ستیہ آگرہ کے متعلق جو پابندیاں عائد کی ہیں۔ آریہ ستیہ آگرہ کمیٹی نے صدر آل انڈیا کانگرس کو اس میں مداخلت کرنے کے لئے اپیل کی ہے۔

نیویارک ۱۷ جون ملک معظم آج نیوفاونڈلینڈ پہنچ گئے۔ جہاں چند گھنٹے ٹھہرنے کے بعد آپ انگلستان روانہ ہو جائیں گے۔ اور جمعرات کو ساؤتھمپٹن پہنچیں گے۔

پشاور ۱۷ جون لوکل کانگرس کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ مسٹر بوس کا استقبال نہ کیا جائے۔ ہاں کانگرسی انفرادی طور پر کر سکتے ہیں۔ چھاؤنی میں ان کی آمد پر ہر قسم کے جلسے اور جلوس ممنوع قرار دے گئے ہیں۔

شنگھائی ۱۷ جون ہند چینی کے ساحل کے نزدیک مشق جنگ کرتے وقت ایک فرانسیسی آبدوز کشتی نے ایسا غوطہ مارا کہ پھر باہر نہ آسکی ڈوبنے سے ستر آدمی جو اس میں بیٹھے تھے غرق ہو گئے۔ اس پر فرانسیسی جہازوں کے جھنڈے سرنگوں کر دیئے گئے۔

انقرہ ۱۷ جون برطانیہ سے معاہدہ کے بعد ترکی کے خلاف جرمنی نے پروپیگنڈا شروع کر دیا ہے جو عربی زبان میں نشر کیا جاتا ہے۔ اور ترکی کے احتجاج کے باوجود اس پر مصر رہا۔ اب اس کے جواب میں ترکی نے بھی عربی میں پروگرام نشر کرنے کا انتظام کیا ہے۔

ترچنا پلی ۱۷ جون فرقہ وارانہ کشیدگی میں اضافہ کو روکنے کے لئے سی۔ پی کی وزارت کا ایک خاص اجلاس ہوا جس میں بعض تدابیر پر غور کیا گیا اور فیصلہ ہوا۔ کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو خاص اختیار دیئے جائیں۔

شملہ ۱۷ جون اب کے اسمبلی کا اجلاس یہاں نہیں ہوگا۔ لیکن وفا ترکی لاہور واپسی کے ساتھ شروع ہو جائے گا۔ جس میں لاہور کارپوریشن بل۔ پنچایت بل اور پرائمری ایجوکیشن بل پیش ہونگے۔

لائل پور ۱۷ جون یہاں سے دکانداروں کا ایک اخبار تاجر نکلتا تھا۔ کچھ عرصہ بند رہنے کے بعد جب اس کے دوبارہ اجرا کی اجازت طلب کی گئی۔ تو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ایک ہزار کی ضمانت طلب کی۔ کیونکہ وہ زرعی بلوں کے خلاف بہت مضامین لکھا کرتا تھا۔

سری نگر ۱۷ جون کل مسلم لیگ کے حامیوں نے جلوس نکالا۔ جس کی غرض نیشنل کانفرنس سے بیزاری کا اظہار کرنا تھا۔ اس سلسلہ میں کئی بار دونو فریقوں میں تصادم ہوا۔ مسلم لیگ والے جھنڈا لہرانا چاہتے تھے۔ مگر کانفرنسیوں نے اسے چھین لیا۔ کئی لوگ زخمی ہوئے۔ جن میں پولیس کے بعض سپاہی بھی ہیں۔

بنارس ۱۷ جون چونکہ شہر میں فرقہ وارانہ کشیدگی تاحال پائی جاتی ہے اس لئے حکومت نے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی ہے۔ اور کوئی شخص ہتھیار لے کر نہیں چل سکتا۔

لکھنؤ ۱۷ جون شیعہ لیڈروں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ تبرہ ایجی ٹیشن اور سول نافرمانی بند نہیں کی جائے گی۔ کل تین سو شیعہ عورتوں نے مظاہرہ کیا۔ مگر پولیس نے کوئی مداخلت نہیں کی۔

لکھنؤ ۱۷ جون معلوم ہوا ہے کہ بعض اتحاد ملت کے نوجوان حیدرآباد جا کر آریوں کے ستیہ آگرہیوں کا مقابلہ کریں گے۔ یہ جتھہ کیم جولائی کو روانہ ہوگا۔

لنڈن ۱۷ جون جرمنی کی طرف سے چیکوسلواکیہ کا سابق وزیراعظم جنرل آدری روس گیا تھا۔ تا ہٹلر اور سٹالن میں صلح کرائی جا سکے لیکن اسے کامیابی نہیں ہوئی۔ اور وہ واپس آگیا ہے۔

لاہور ۱۷ جون معلوم ہوا ہے کہ کسان مورچہ کے سلسلہ میں حکومت زیادہ سختی سے کام لینا چاہتی ہے۔ اور غالباً اس تحریک کو خلاف قانون قرار دے دیا جائے گا۔ اور اس تحریک کے ممبر گرفتار کر لئے جائیں گے۔

بصرہ ۱۷ جون معلوم ہوا ہے کہ عراق اور برطانیہ کی حکومتیں ایک معاہدہ کی گفت و شنید کر رہی ہیں جس کے رو سے برطانیہ عراق کو ۳۰ لاکھ پونڈ قرضہ دے گا اور عراق اس سے اپنے دفاعی استحکام کے لئے سامان خرید کرے گا۔

لنڈن ۱۷ جون دارالعوام میں ایک سوال کے جواب میں حکومت کی طرف سے بتایا گیا۔ کہ اٹلی کے تمام باشندے سپین سے جا چکے ہیں۔ اب وہاں صرف چالیس اطالوی ہوا باز ہیں جرمنی کے بھی سب کے سب جا چکے ہیں اور اب برطانیہ کے لئے موقع ہے کہ نئی حکومت سے دوستانہ تعلقات پیدا کرے۔

احمد آباد ۱۷ جون سردار پٹیل نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ کانگرسی حکومتیں عوام کے مطالبہ پر مستعفی ہونے کو تیار ہیں۔

بمبئی ۱۷ جون سی۔ پی گورنمنٹ کی طرف سے ۷۵ لاکھ روپیہ قرضہ کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ جو ۲۱ جون ۱۹۴۹ء کو واجب الادا ہوگا۔ اور اس پر تین فی صدی سود دیا جائے گا۔

الہ آباد ۱۷ جون سرحدی گاندھی اور تحریک خاکساران کے لیڈروں میں جو گفت و شنید ہو رہی تھی۔ اس کے نتیجہ میں یہ طے ہو گیا ہے کہ خاکسار کانگرس اور کانگرسیوں کی مخالفت نہیں کریں گے۔

کراچی ۱۷ جون سندھ اسمبلی کے آئندہ سیشن میں ایک بل پیش ہوگا کہ آئندہ صرف ہاتھ کے بنے ہوئے کھدر کو ہی کھدر کہا جائے۔ مل کے کسی کپڑے کو کھدر کا نام نہ دیا جائے۔

انگورہ (بذریعہ ڈاک) حکومت ترکی نے شادی کی رسوم پر پابندیاں عائد کر دی ہیں۔ جہیز دینا اور دعوتوں پر روپیہ برباد کرنا خلاف قانون قرار دے دیا گیا ہے۔

الہ آباد ۱۷ جون کرائسٹ چرچ کالج کے پرنسپل نے کالج میں لڑکیوں کا داخلہ ممنوع قرار دیدیا ہے جولائی سے پرانی طالبات کو بھی خارج کر دیا جائے گا۔ لڑکیوں کے والدین اس حکم پر بہت جز بز ہو رہے ہیں۔

بردوان ۱۷ جون پولیس نے ایک سادھو کو جو گیروے لباس میں ملبوس تھا۔ گاڑی میں بلا ٹکٹ سفر کرتے ہوئے پکڑا۔ تو اس کی جامہ تلاشی پر اس کے قبضہ سے ۲۰ ہزار کے نوٹ برآمد ہوئے۔ عدالت نے اسے پچاس روپیہ جرمانہ کی سزا دے کر چھوڑ دیا۔

لاہور ۱۷ جون بعض اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی تھی۔ کہ اخراجات میں تخفیف کے پیش نظر ہائیکورٹ کے ججوں کی تعداد کم کر دی جائے گی۔ لیکن حکومت کی طرف سے اس کی تردید کی گئی ہے

لائل پور ۱۷ جون گندم علا ۵/۲ ڈڑہ ۹/۳/۲ گھی ۱۲/۳۷ توریہ ۷/۴ اور شہد خالص کا نرخ ۲۳ ہے۔ بنولہ ڈڑہ ۳/۲/۲ اور دیسی ۷/۲ ہے۔ پسرور منڈی میں گندم ڈڑہ درجہ اول ۴/۱ اور ۵/۱ ہے۔ نخود ۲/۲ اور سرسوں ۵/۴ ہے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور دفتر قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی

احباب کی خدمت میں ایک ضروری اطلاع

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم - اے

گذشتہ سال مجھے قادیان کے حلقہ میں خلافت جوبلی فنڈ کے چندہ کی فراہمی کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ اور میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں۔ اور اس سے اتر کر دوستوں کا بھی شکر گزار ہوں۔ کہ اس کام میں خدا کے فضل اور دوستوں کے مخلصانہ تعاون سے امید سے بڑھ کر کامیابی ہوئی۔ یعنی جہاں اس فنڈ کے تعلق میں قادیان کے ذمہ پچیس ہزار روپے کی رقم لگائی گئی تھی۔ اور اس وقت کے حالات کے ماتحت یہ رقم بھی بہت بھاری سمجھی گئی تھی۔ وہاں قادیان کے دوستوں نے عملاً چالیس ہزار اکیس روپے (۴۰۰۲۱) کے وعدے لکھائے۔ اور میں ذاتی علم کی بناء پر جانتا ہوں۔ کہ ان میں سے ایک بڑی تعداد ایسے دوستوں کی ہے۔ جنہوں نے یقیناً اپنی طاقت سے بڑھ کر حصہ لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے۔ اور مزید خدمت کی توفیق عطا کرے۔ آمین

ان وعدوں میں سے اس وقت تک عملاً تیس ہزار آٹھ سو چالیس روپے (30840) وصول ہو چکے ہیں۔ جن میں سے گیارہ ہزار آٹھ سو بانوے روپے (11892) ہمارے خاندان کی طرف سے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ میں امید کرتا ہوں کہ جن دوستوں نے ابھی تک وعدے نہیں لکھوائے یا وعدہ لکھانے کے بعد ابھی تک ادائیگی نہیں کی۔ وہ بہت جلد اس طرف توجہ دے کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔

مگر یہ اعلان میں ایک اور غرض سے کر رہا ہوں۔ اور وہ یہ کہ چونکہ انتظامی کاموں کی وجہ سے تصنیف کے کام میں ہرج واقع ہوتا ہے۔ اور آجکل میرے سپرد تصنیف کا کام ہے۔ اس لئے کچھ عرصہ سے میں خلافت جوبلی کے کام کی طرف زیادہ توجہ نہیں دے سکا۔ اور عملاً ناظر صاحب بیت المال ہی قادیان کے حلقہ کا کام سرانجام دے رہے ہیں۔ لہٰذا دوستوں کو چاہیئے۔ کہ اس بارے میں جملہ خط و کتابت ناظر صاحب موصوف کے ساتھ فرمائیں۔ تا کہ کام میں کسی قسم کی روک نہ پیدا ہو۔ ویسے بھی اصولاً تمام خط و کتابت عہدہ کے پتہ پر ہونی چاہیئے۔ نہ کہ کسی خاص فرد کے نام پر۔

اخبار احمدیہ

درخواستہائے دعا (۱) چودھری محمد علی صاحب رائے ونڈ اپنی لڑکی امۃ الحمید بیگم کی صحت کے لئے جو ایک پھوڑے کی وجہ سے علیل ہے (۲) سید محمد اسمٰعیل صاحب سپرنٹنڈنٹ دفاتر قادیان اپنی پوتی کی صحت کے لئے جو بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے (۳) ملک صلاح الدین صاحب قادیان اپنے تایازاد بھائی فضل الرب کی صحت کے لئے جو میعادی بخار میں مبتلا ہے دعا کی درخواست کرتے ہیں

امتحانات میں کامیابی امسال قادیان کے مندرجہ ذیل اصحاب نے بی۔ اے کے امتحان میں کامیابی حاصل کی۔ (۱) عبد السلام صاحب سیالکوٹی۔ (۲) سید نصیر شاہ صاحب (۳) شیخ عبد الحمید صاحب (۴) جمعدار مظفر احمد صاحب کی لڑکی قمر النساء صاحبہ بی۔ اے نے اس سال بی۔ ٹی کا امتحان پاس کیا ہے۔ مبارک ہو۔

ولادت خواجہ علم دین صاحب موٹر ڈرائیور قادیان کے ہاں ۱۱ جون لڑکا تولد ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے منیر الدین نام تجویز فرمایا۔

دعائے مغفرت (۱) مظفر نگر میں ایک مخلص احمدی محمد سلیمان صاحب فوت ہو گئے ہیں (۲) ولی اللہ خان صاحب شاہ آباد ہردوئی ۲۸ جون کو انتقال کر گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعائے مغفرت کریں۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

بیرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

261	Ismail Salim Sahib Italy	287	Saliu Yesafa Hepekum Lagoos Africa.
262	Stephen E. A. Apwo Lagoos Africa.	288	Abubikiri Adetoum Oshin Lagoos Africa
263	M. Schafiov Tibiribow } "	289	Muniatu "
		290	Saratu Yimo "
264	Junaid "	291	Rabi Yunasa "
265	Abdal Kadiri Thompson "	292	Awawu "
		293	A-shiata Kuka "
266	Muniratu "	294	Animotu Yanbo Kuku Africa
267	Shabadatu "		
268	Jemilat "	295	Sinotu bakare Lagoos Africa
269	Subairu "		
270	Safuratu "	296	Moriyamo Abosen } "
271	Yusufu "		
272	Hassan "	297	Musa Elparrku Lagoos Africa
273	Bailu "		
274	Maryam "	298	Ismail Adebule Lagoos Africa
275	Simota Jomes "		
276	Ayesha Arinola Lagoos Africa	299	صفیہ صاحبہ Garoet Java
		300	Khalib Sahib "
277	Sabitin Jaiye "	301	Malija "
278	Sadiku Anjanael } "	302	آسیہ صاحبہ "
		303	مریم صاحبہ "
279	Alli Sahib "	304	Asiah Sahib "
280	Samuel "	305	Tri "
281	Alimi "	306	Omoa "
282	Salami Oloyum "	307	Mohd Hasan "
283	Hamodu Folabi Abugan Africa	308	Salibi "
		309	Mohd Sarbini "
284	Yusufu Omoli "	310	سمہاتہ صاحبہ "
285	Saka Olesi "	311	عفیفہ صاحبہ "
286	A. Lamidi Galutu } "	312	مالہ صاحبہ "
		313	Kenda "

(باقی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲ جمادی الاول ۱۳۵۸ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احرار کی مسلمانوں سے غداری اور ملت فروشی

امیر شریعت احرار جب یہاں تک علی الاعلان کہہ چکے ہیں۔ کہ ہندوستان کے مسلمانوں کے سامنے اصلی مقصد ہندوستان کو انگریزوں کے تسلط سے آزاد کرانا ہے۔ اور یہ اتنا بڑا مقصد ہے۔ کہ اس پر نماز۔ حج اور زکوٰۃ کو بھی جو اسلام کے نہایت ہی اہم اور ضروری ارکان ہیں۔ ترجیح نہیں دی جا سکتی۔ تو ان کے متعلق کیونکر خیال کیا جا سکتا ہے۔ کہ مسلمانوں کے سیاسی۔ ملکی اور جماعتی مفادات کی کوئی پروا کر سکتے ہیں۔ اور ان کی تائید میں ایک لفظ بھی کہنے کے لئے تیار ہو سکتے ہیں۔

در اصل احرار کی غرض و غایت ہر قیمت پر ان لوگوں کو راضی رکھنا ہے۔ جو ہندوستان میں اپنی حکومت قائم کرنے کے خواب دیکھ رہے ہیں اور جن کے پاس مسلمانوں کے غداروں اور قوم فروشوں کو خریدنے کے لئے کافی سرمایہ موجود ہے۔ مولوی عطاء اللہ صاحب نے جب مسلمانوں سے یہ کہا کہ تم لوگ نماز۔ روزہ۔ حج اور زکوٰۃ کی ادائیگی پر بھی ہندوستان کی جنگ آزادی کو ترجیح دو۔ تو اس لئے کہا۔ کہ ان کے نزدیک خدا۔ اور اس کے رسولؐ کی تعلیم پر عمل کرنے کی نسبت ان لوگوں کے احکام پر چلنا زیادہ مفید اور نفع رساں ہے۔ جو "جنگ آزادی" میں مصروف ہیں۔ اور جن کا یہ فیصلہ ہے کہ اگر مسلمان بغیر چون و چرا کئے اس رستہ پر چل سکتے ہیں۔ جو ان کے سامنے پیش کیا جائے۔ تو بہتر۔ ورنہ ان کا ان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ اور انہیں "جنگ آزادی" کے دشمن سمجھا جائیگا۔

احرار چونکہ یہ نہیں چاہتے۔ کہ جن لوگوں کے ہاتھ وہ بک چکے ہیں مسلمان ان کی کوئی بات رد کریں۔ اس لئے وہ اس کوشش میں مصروف ہیں۔ کہ جس طرح ممکن ہو مسلمانوں کے گلے میں ان لوگوں کی غلامی کا طوق ڈال دیں۔ اور اسلام سے کلیتہً بیگانہ بنا دیں۔

پس جن لوگوں کی احرار کو اس قدر خاطر منظور ہے۔ کہ ارکانِ اسلام تک کو بھی پرے پھینک دینے سے دریغ نہیں۔ ان کا اگر کسی معاملہ میں مسلمانوں سے مقابلہ آ پڑے۔ تو قطعاً ممکن نہیں۔ کہ احرار مسلمانوں کا ساتھ دیں بلکہ وہ اس بات کے لئے ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔ کہ مسلمان ذلیل ہوں۔ اور ناکام رہیں۔ چنانچہ ان کے آج تک کے طریق عمل سے یہی ثابت ہے۔ مسجد شہید گنج کے معاملہ میں انہوں نے جو کچھ کیا وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ جب مسلمانوں نے پورے زور کے ساتھ آواز اٹھائی اور مسجد کے حصول کے لئے جانیں تک قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ اور کئی ایک نے قربان کر بھی دیں۔ اس وقت احرار مسلمانوں کو سکھوں کی کرپان سے ڈراتے رہے۔ اور بار بار یہ کہتے رہے کہ انگریزوں کے تسلط سے ہندوستان کو آزاد کرا لینا آسان ہے۔ لیکن سکھوں سے مسجد شہید گنج کا حاصل ہونا ناممکن۔ لیکن جب احرار کی غداریوں اور ریشہ دوانیوں سے مسلمان اس جدوجہد میں ناکام ہو چکے۔ اور قانونی چارہ جوئی کی طرف متوجہ ہوئے۔ تو عین اس وقت جبکہ ہائی کورٹ اس بارے میں فیصلہ دینے والا تھا۔ احرار نے مسجد کے حصول کے نام سے سول نافرمانی شروع کر کے فضا کو بالکل بگاڑ دیا۔

اب بھی ہر جگہ وہ یہی چال چل رہے ہیں۔ چند دن ہوئے سکھر میں احرار کا ایک جلسہ ہوا۔ جس میں تقریر کرتے ہوئے امیر شریعت احرار مولوی عطاء اللہ صاحب نے جہاں مسلم لیگ کی مذمت کرتے ہوئے یہ کہا۔ کہ "وہ غریب عوام کی دشمن ہے۔ محض اسلام خطرے میں کا شور بلند کر کے اپنا الو سیدھا کرنا چاہتی ہے۔" وہاں حیدر آباد دکن کے خلاف آریوں کی شورش کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

"مسلمانوں کو اس کی مخالفت نہیں کرنی چاہیئے۔ کیونکہ آریہ سماجی اپنے مذہبی حقوق کے لئے لڑ رہے ہیں۔ اسلام نے ہر ایک کو آزادی سے اپنی عبادت کا حق دیا ہے۔ ہم آریہ سماجیوں کا یہ حق تسلیم کرتے ہیں۔" (آریہ گزٹ ۱۸ - جون ۱۹۳۹ء)

گویا احرار کے نزدیک مملکت حیدر آباد میں آریوں پر سخت ظلم و ستم ہو رہا ہے۔ ان کے مذہبی حقوق چھینے جا چکے ہیں۔ اور ان کو آزادی سے عبادت کرنے کا حق حاصل نہیں ہے۔ اس وجہ سے مسلمانوں کو ان کی شورش کے متعلق ناپسندیدگی کا اظہار نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ ان کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے۔ ان کو امداد دینی چاہیئے۔ اور ان کی پیٹھ ٹھونکنی چاہیئے۔ تاکہ وہ حیدر آباد کو اپنے آگے پوری طرح جھکنے پر مجبور کر سکیں۔ اور پھر کھلے بندوں حیدر آباد کے مسلمانوں میں جن کی تعداد پہلے ہی نہایت قلیل ہے۔ دشمنی کے "سدرشن چکر" چلا سکیں۔ "ستیارتھ پرکاش" کی جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان میں نہایت ہی گندے اور ناپاک الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ اور حد درجہ کی بدزبانی کی گئی ہے۔ دل کھول کر اشاعت کر سکیں۔ اور بدگو پرچارکوں کو بلا کر مسلمانوں کی اس قدر دل آزاری کریں۔ کہ حیدر آباد میں ان کے لئے سانس لینا دوبھر ہو جائے۔

ان اغراض کے ماتحت آریوں کی حمایت۔ اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ اتنی بڑی غداری ہے۔ جو کسی صورت میں بھی نظر انداز نہیں کی جا سکتی۔

پھر ابھی تھوڑے دن ہوئے۔ کراچی میں تقریر کرتے ہوئے امیر شریعت احرار نے کہا۔

"ہندوستان کے مسلمانوں کو شرم آنی چاہیئے۔ کہ ان کے ہندو بھائی تو آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ اور اسلام کے نام لیوا جن کا مسلک ہی آزادی ہے۔ ان کے راستہ میں رخنے ڈال رہے ہیں۔ مولانا نے مسلمانوں سے کانگرس میں شریک ہونے کی اپیل کرتے ہوئے مسلم لیگیوں کے بے بنیاد الزامات کی تردید کرتے ہوئے کہا۔ کہ کانگرسی صوبوں میں مسلمانوں پر مبینہ سختی اور بدسلوکی کی شکایت غلط ہے۔"

ہندوستان کے مسلمانوں کو جس "آزادی کی جنگ" میں رخنے ڈالنے کا مجرم قرار دے کر شرم دلائی گئی ہے۔ وہ وہی ہے۔ جس کی خاطر نماز۔ روزہ۔ حج اور زکوٰۃ کو بھی تج دینے کا مشورہ دیا جا چکا ہے۔ لیکن ملت فروشی کا کتنا بھیانک نظارہ ہے۔ کہ جو کچھ کہا جاتا ہے مسلمانوں کے خلاف کہا جاتا ہے۔ آزادی کے دشمن اور اس کے رستہ میں روڑے اٹکانے والے ان کو قرار دیا جاتا ہے۔ لیکن ان کے حقوق کی حفاظت کے متعلق ایک لفظ بھی منہ سے نکالنے کی جرأت نہیں کی جاتی۔

یہ بالکل تازہ مثالیں ہیں۔ جن سے احرار کی غداریوں اور ملت فروشیوں پر کافی روشنی پڑتی

اعتراضات کے جواب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور شاعری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف علمائے زمانہ نے جو اعتراضات کئے ان میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ چونکہ مرزا صاحب نے اشعار کہے ہیں اس لئے آپ سچے نبی نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ قرآن میں شاعری کی مذمت کی گئی ہے۔ اس کے جواب میں بارہا بتایا گیا ہے۔ کہ آیت قرآنیہ میں جن اشعار کی مذمت کی گئی ہے وہ معیوب ہیں اور اس بات کی قرآن مجید میں تشریح موجود ہے۔ ورنہ یہ امر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھی خلاف پڑے گا۔ کیونکہ احادیث میں کئی اشعار خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے موجود ہیں مثلاً

(۱) انا النبی لا کذب
انا ابن عبد المطلب
(بخاری کتاب المغازی)

(۲) هل انت الا اصبع دمیت
وفی سبیل اللہ ما لقیت
(بخاری کتاب الجہاد والسیر)

پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ بھی ثابت ہے۔ کہ آپ نے اشعار کی اچھی اور بری دو اقسام بیان فرمائی ہیں۔ چنانچہ فرمایا ان من الشعر لحکما (لباب الخیار ص۱۳۲) "الشعر کلام فحسنہ حسن وقبیحہ قبیح" (ص۱۳۱)

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اشعار کہنا۔ نہایت پاکیزہ اور حقیقت سے پُر اشعار کہنا۔ اور دین اسلام کی تبلیغ پر مشتمل اشعار کہنا قابل اعتراض نہیں۔ بلکہ اس سے ظاہر ہے کہ آپ نے شعر و شاعری میں بھی جو کہ ایک نہایت مفید چیز ہے۔ ایسی اصلاح فرمائی اور اس کا مقام اتنا بلند کر دیا ہے۔ جو آج تک کبھی نہیں ہوا۔ مگر باوجود متعدد توضیحات کے مخالفین اس اعتراض کو دہراتے ہی رہتے ہیں۔

ذیل میں مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے اخبار اہلحدیث ۱۶ جون ۱۹۳۹ء سے ایک بیان پیش کیا جاتا ہے جو شاعری کے متعلق مخالفین کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اعتراضات کا گویا مدلل جواب ہے۔ "شاعری اور اسلام" کے عنوان سے لکھا ہے۔

"شاعری فی نفسہ کوئی قبیح چیز نہیں ہے۔ بلکہ یہ بھی ایک ہتھیار ہے۔ اس کے ذریعہ سے بھی تبلیغ کا کام بخوبی طور پر انجام دیا جا سکتا ہے۔ شاعری ہی تو وہ چیز ہے۔ جس سے شاعر اسلام حضرت حسان رضی اللہ عنہ کافروں کو جواب دیا کرتے تھے۔ اور داعی اسلام نبی کریم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان کیلئے منبر بچھایا کرتے تھے لیکن اگر اسی شاعری کو خلاف محل استعمال کیا جائے۔ جیسا کہ آجکل کے شعراء کر رہے ہیں۔ اس شاعری کو اسلام نہایت ہی بدترین اور قابل نفرین چیز قرار دیتا ہے۔ اور اسی شاعری کی مذمت کی گئی ہے۔ چنانچہ فرمان باری ہے۔ "والشعراء یتبعھم الغاوٗن الآیۃ"

پھر لکھا ہے۔

"شعرائے کرام کو میرا نہایت ہی مخلصانہ اور ایماندارانہ مشورہ ہے۔ کہ وہ ان فضولیات اور زٹلیات سے اجتناب اور احتراز کریں۔ اور زانوئے تلمذ ان لوگوں کے سامنے تہہ کریں۔ جن اندر شان موحدانہ پائی جاتی ہو۔ خیالات و اعتقادات اچھے ہوں"

مزید لکھا ہے۔ کہ

"اسلام شاعری کا مخالف نہیں ہے مگر ہاں وہی شاعری جس میں کذب فحش۔ منکرات نہ ہوں کیونکہ اسلامی شاعری کا دامن ان لغویات سے بالکل پاک و صاف ہے"۔

اس سے ظاہر ہے کہ جو لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اس لئے اعتراض کرتے ہیں۔ کہ آپ نے تائید و حقانیت اسلام پر اشعار کیوں کہے۔ وہ ان لوگوں کے نزدیک بھی ناحق پر ہیں۔ جو احمدیت کے سخت مخالف ہیں۔

فلم انڈسٹری کا اقتصادی لحاظ سے نقصان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے تحریک جدید کے اجراء سے جماعت احمدیہ پر جو عظیم الشان احسان فرمایا ہے اس کی ایک شق سنیما دیکھنے کی ممانعت ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہندوستانیوں کی غربت اور افلاس کے جہاں اور بہت سے وجوہ ہیں وہاں ایک یہ بھی ہے کہ ہندوستانی اپنی کمائی کا بہت بڑا حصہ سنیما دیکھنے پر صرف کر دیتے ہیں۔ یوں تو یہ عادت ہر شخص کے لئے ہی نقصان رساں ہے مگر نوجوانوں اور طالب علموں کو اس سے جو نقصان پہنچتا ہے وہ بہت زیادہ ہے۔ سنیما دیکھنے میں نہ صرف مال کا ضیاع ہے۔ بلکہ اخلاقی لحاظ سے بھی نہایت مضر ہے۔ پس سنیما دیکھنا ایک تباہ کن عادت ہے۔ مالی لحاظ سے بھی اخلاقی لحاظ سے بھی قومی لحاظ سے بھی اور روحانی لحاظ سے بھی۔ اور ہر شخص کا فرض ہے۔ کہ جہاں تک ہو سکے اس سے خود بھی بچے۔ اور اپنی اولاد اور اپنے عزیز و اقارب کو بھی بچائے یہ عادت دراصل اپنے اندر ایک قسم کا وبائی رنگ رکھتی ہے۔ جس طرح وبا سے جب کوئی شخص بیمار ہوتا ہے۔ تو اس سے متاثر ہو کر دوسرا بیمار ہو جاتا ہے پھر تیسرا اور پھر چوتھا یہاں تک کہ ہزاروں بیمار ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح سنیما دیکھنے کی ایک سے دوسرے کو تحریک ہوتی ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ہندوستان میں اس وقت ۹۹۶ مستقل اور ۵۰۰ سفری سنیما ہیں اور فلم ساز کمپنیوں کی تعداد ۷۵ ہے۔ گزشتہ پانچ سال کے اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر سال دو سو فلمیں تیار کی جاتی ہیں۔ اخبارات میں اشتہارات وغیرہ دینے کے لئے کمپنیوں کا ہر سال ۴۲ لاکھ روپیہ خرچ ہوتا ہے۔ اور غیر استعمال شدہ اور استعمال شدہ فلموں پر ہر سال قریباً پندرہ لاکھ روپیہ خرچ ہوتا ہے۔ اس تجارت سے محکمہ ریلوے کو ہر سال ۱۵ لاکھ روپیہ کی آمدنی ہوتی ہے۔ اور برطانیہ اور امریکہ کے ڈسٹری بیوٹر ہر سال ۵۵ لاکھ روپیہ لے جاتے ہیں۔ وہ لوگ جنہوں نے اعداد و شمار جمع کئے ہیں ان کا اندازہ ہے کہ ہندوستان میں اس وقت تک فلم انڈسٹری پر ۱۸ کروڑ روپیہ خرچ ہو چکا ہے۔

ان گرانقدر مصارف کو ایک طرف رکھئے اور دوسری طرف اس امر پر غور فرمایئے کہ ہندوستان ایک نہایت غریب ملک ہے۔ جہاں فی کس اوسط آمد نہایت ہی قلیل ہے۔ مگر اس افلاس اور غربت کے باوجود کروڑوں روپیہ سنیما پر ضائع کر رہے ہیں اور اخلاق الگ تباہ ہو رہے ہیں بہر حال جماعت احمدیہ اللہ تعالےٰ کا جس قدر شکر ادا کرے کم ہے کہ اسے اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے ایک ایسا قائد عطا فرمایا ہے جو جماعت کی صحیح راہنمائی کرنے میں اپنا کوئی ثانی نہیں رکھتا۔ اس نے جماعت کو سنیما کے انہی نقصانات سے بچانے کے لئے یہ پابندی عائد کر دی ہے۔ کہ کوئی شخص سنیما وغیرہ قطعاً نہ دیکھے

کتب منشی۔ منشی عالم۔ منشی فاضل
ادیب۔ ادیب عالم۔ ادیب فاضل
کی نئی اور سیکنڈ ہینڈ کتب ملنے کا پتہ
ملک بشیر احمد تاجر کتب کشمیری بازار لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فلسفہ مسائلِ حج

۲

حج کے اغراض و مقاصد میں سے پہلا مقصد

از ابو البرکات جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی

۱ ۔ حج بھی کلمۂ توحید یا ذکرِ الٰہی ۔ نماز روزہ اور زکوٰۃ کی طرح ایک طریق عبادت کا ہے ۔ اور پانچ بنائے اسلام جو مشہور ہیں ۔ ان میں سے پانچواں ہے ہر طریقۂ عبادت سے اللہ تعالیٰ کی رضا ۔ اور اس کا قرب و وصل مقصود ہے عبادت کے طریقوں کو قائم کرنے میں انسان جو خدا کی مخلوق اور عبد ہے اسے اختیار نہیں دیا گیا ۔ کہ وہ خود کوئی طریقہ اپنے لئے اپنی عقل اور سمجھ کے مطابق سوچ کر اس پر عامل ہو جائے یہ اس لئے کہ انسان غلطی اور غلط فہمی اور غلط میلانِ طبیعت اور غلط طریقِ عمل سے محفوظ نہیں ۔ پھر طبائع مختلف ہیں ۔ ذوق اور میلانات مختلف ہیں عقل اور سمجھ کے درجات مختلف ہیں ۔ اغراضِ نفس اور مقاصد و ضروریات ہر انسان کے مختلف ہیں ۔ چنانچہ تمام کافروں ۔ اور فاسقوں اور مشرکوں کی بداعمالیاں ۔ اور ان کے اختلافی حالات جو ان کے عقائد ۔ اور اعمال سے ظاہر ہیں ۔ یہ سب ان کی عقلی کمزوریوں اور نفسانی جذبات کی مختلف روؤں کا ہی نتیجہ ہیں ۔ لیکن شریعت پر ضابطہ کے مطابق چلنے والے ایک نظام کے ماتحت اتحاد کے ساتھ بالکل ایک سمت کی طرف یکجہتی کو اختیار کرنے والے ہیں ۔ پھر یہ بھی کہ خود روی عبودیت کے مقتضاء کے خلاف ہے ۔ کیونکہ عبودیت کا صحیح اقتضاء یہ ہے کہ عبد اپنے ارادوں ۔ اور اپنی خواہشوں اور اپنی خواہش کے تابع اقوال و افعال و حرکات و سکنات سے خالی ہو کر اپنے نفس کے پروگرام سے کلی طور پر علیحدہ رہے ۔ اور جو پروگرام اس کے خالق کی طرف سے اس کے لئے پیش کیا گیا ہے ۔ اس کا عامل اور پابند ہو کر خدا تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری کے لئے خدا کا آلہ بن جائے ۔ اور جس طرح انسانی وجود کا ہر عضو ۔ اور ہر قوت اور ہر حس اور ہر حرکت اور سکون اور اس کی آنکھ اور کان اور زبان دیکھنے سننے اور بولنے میں اور ہاتھ ۔ پاؤں حرکت کرنے میں انسان کے ارادہ کے تابع ہیں ۔ اسی طرح انسان کا جسمانی اور روحانی نظام سب کا سب خدا تعالیٰ کی مرضی ۔ اور اس کی ہدایت اور تعلیم کے تابع ہو جائے ۔ اور ذکرِ الٰہی اور نماز اور روزہ ۔ زکوٰۃ ۔ اور حج کیا ہے ۔ انسان کے جسمانی اور روحانی نظام پر شرعی طریق سے خدا کی حکومت کو کلی طور پر قائم کرنے کے لئے ایک مجاہدہ اور ریاضت ۔ تا انسان کے اوقات میں سے ہر سانس اور اس کے جسم کا ہر ذرہ اور اس کی روح کی ہر قوت اور حس ۔ اور اس کی مملوکہ چیزوں سے ہر چیز خدا تعالیٰ کے لئے وقف ہو کر اسی کی راہ میں کام آنے والی ہو ۔ اور جس طرح سورج چاند ۔ اور ہوا زمین وغیرہ قانونِ قدرت کی اطاعت میں محو اور خدا کے لئے بطور آلہ کے کام دے رہے ہیں ۔ اسی طریق پر انسان شرعی قانون کے ماتحت خدا میں محو ہو کر اس کا آلہ بن جائے ؛

۲ ۔ خدا تعالیٰ کی ذات ذوالجلال والاکرام جلالی اور جمالی شان میں اپنی صفات کی تجلیات کو ظاہر کرتی ہے جن کے ذریعے موجوداتِ عالم کی حالت اولے برقی رو کی کیفیت کے ساتھ مثبت اور منفی دو طرح کی طاقتوں کے نیچے پائی جاتی ہے ۔ اور خدا تعالیٰ کے تمام نبیوں اور رسولوں کا بصفت بشیر اور نذیر متصف ہونا بھی صفاتِ جمالیہ اور صفاتِ جلالیہ کی مظہریت کے لحاظ سے پایا جاتا ہے ۔ جو در اصل انتشارِ روحانیت و لوازمیت کے اعتبار سے تمام مخلوقات کے لئے دائرہ کی طرح محیط ہوتا ہے ۔ اور موجوداتِ عالم کے ظاہر و باطن پر اثر انداز ہوتا ہے ۔ اسی مناسبت سے قانونِ شریعت میں اوامر اور نواہی کا سلسلہ قائم کیا گیا ہے ۔ اور انسان کی کامل نیکی صفاتِ جمالیہ کے فیوض کی محرک ہوتی ہے ۔ جس کے ساتھ نبیوں کا بشیر ہونا تعلق رکھتا ہے ۔ اور بدی خدا کی جلالی صفات کے اثر کو جنبش میں لاتی ہے ۔ جس کے ساتھ نبیوں کا نذیر ہونا تعلق رکھتا ہے ۔ اور جب انسانی شریعت کی کامل پابندی سے کامل عبد کی حیثیت حاصل کر لیتا ہے تو خدا تعالیٰ کا آلہ بننے سے اس کے افعال کا ظہور خدا کی خاص مشیت کے ماتحت رونما ہوتا ہے ۔ جیسے ہوا کا بغرضِ افادہ ساکن اور متحرک ہونا اور کبھی کبھی آندھی کی شکل اختیار کر لینا ۔ اور پھر آندھی کی شکل اختیار کرنے سے کبھی قومِ ہود کی طرح دنیا میں تباہی ۔ اور ہلاکت کی صورت ظاہر کرنا سینکڑوں ۔ ہزاروں مکانوں کو گرا دینا دریاؤں اور سمندروں کی کشتیوں کو الٹا کر انہیں معہ کشتی والوں کے غرق کر دینا ۔ ایسا ہی دریاؤں اور سمندروں کی طغیانیوں اور زمین کے زلزلوں کی تباہی کا حال ہے ۔ لیکن ایسے حوادث روز مرہ نہیں ہوتے ۔ بلکہ گاہے گاہے رونما ہوتے ہیں ۔ یہ اس لئے کہ خدا تعالیٰ کی رحمت واسعہ اس کی جلالی اور قہری تجلی کے بالمقابل بحکم سبقت رحمتی غضبی اور بحکم وسعت رحمتی کل شیٔ اپنی قوت ۔ اور وسعت کے لحاظ سے اپنا دائرہ وسیع رکھتی ہے ۔ اسی طرح کامل انسان اور کامل عبد بھی جب خدا کا کامل مظہر ہو جاتا ہے ۔ تو اس کی شانِ مبشرانہ اور شانِ رحمت اس کی انذاری شان پر غالب رہتی ہے ۔ اور جس طرح خدا تعالیٰ کی قہری تجلی کا اثر لاکھوں کی تباہی سے حکمت اور مصلحت کے ماتحت قابلِ اعتراض نہیں ٹھہرتا ۔ اسی طرح کامل عبد کا کوئی فعل جو انذاری شان اور قہری تجلی کے رنگ میں ظاہر ہوتا ہے ۔ وہ بھی عین حکمت اور مصلحت پر مبنی ہونے سے قابلِ اعتراض نہیں ہو سکتا ۔ اور جس طرح دیوانے کتے کو مارنے سے کسی بھی عقلمند انسان کی طرف سے نہ اعتراض پیش ہوتا ہے نہ ہی طعن وارد کیا جاتا ہے ۔ اس لئے کہ اس کی موت کے اندر کئی انسانوں بلکہ بعض نیک اور شریف انسانوں کی حیات مضمر ہوتی ہے ۔ اور بعض دفعہ بکرے اور دنبے ذبح کرنے پر انسانوں کی دعوت اور بزرگ انسانوں کی دعوت کو اعلیٰ خدمت اور قابلِ تعریف فعل سمجھا جاتا ہے ۔ اسی طرح کامل انسان اور کامل عبد کے افعال الٰہی افعال کے رنگ سے رنگین ہوتے ہیں ۔ اور گو ہر ذرہ خدا کی نیابت میں ایک مقام رکھتا ہے ۔ اور مظہریت کا اپنی استعداد کے مطابق ایک مرتبہ حاصل ہے لیکن خلافتِ کبریٰ کا مرتبہ جو تمام نیابتوں اور خلافتوں کا جامع ہے اس کے لئے صرف آدم اور آدم کی اولاد سے برگزیدہ انسان مخصوص کئے گئے ہیں ؛

ان احباب کرام کو جو بوجہ عدم استطاعت روزنامہ الفضل کے خریدار نہیں بن سکتے مشورہ دیا جاتا ہے

الفضل کے خطبہ نمبر
کی قیمت
اڑھائی روپیہ سالانہ

کہ وہ کم از کم خطبہ نمبر کے خریدار بن جائیں ضرور چاہیے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۳) حج کے ایام میں ایک طرف یہ حکم دینا کہ حج کرنے والے کو بحالت احرام ان جوؤں کا مارنا بھی منع ہے۔ جو اس کے بالوں میں یا اس کے لباس کے کسی حصہ میں اس کے لئے باعث ایذا ہو رہی ہیں۔ اور دوسری طرف منا میں یوم نحر سے لے کر ایام تشریق تک برابر لگاتار قربانی کے جانوروں کو ذبح کرنے کا حکم ہے اس کی بھی یہی غرض ہے کہ انسان بحیثیت عبد کے خدا تعالےٰ کی جمالی تجلی اور جلالی شان کی مظہریت میں ہو کر اپنے رحم اور قہر کا نمونہ دکھائے۔ جیسے ملائکہ اور عناصر وغیرہ اپنے ارادہ سے خالی ہو کر خدا تعالےٰ کا آلہ بننے کے ساتھ اپنے افعال اور اثرات کو ظاہر کرتے ہیں۔ اور جو کچھ کرتے ہیں خدا تعالےٰ کے حکم کے ماتحت کرتے ہیں۔ پس یہی اطاعت کاملہ اور عبودیت تامہ ہے۔

(۴) واتموا الحج والعمرۃ للہ اور آیت وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا میں حج کے لئے للہیت کو شرط اول میں پیش کیا گیا ہے۔ کہ حج کرے تو محض اللہ تعالےٰ کے لئے کرے۔ اور ہر عمل حج کے وقت اللہ تعالےٰ کی خوشنودی اور رضا کو مدنظر رکھے۔ اور حج کے لئے استطاعت کی شرط کو پیش کرنا لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا کے حکم کے ماتحت ہے۔ یعنی یہ کہ شرعی تکلیف کے لئے وسعت شرط ہے جیسے مفلس انسان زکوٰۃ کے فریضہ کی ادائیگی سے آزاد رکھا گیا ہے۔ اور بحالت مرض وسفر روزہ رکھنا منع ہے۔ اور اس کی قضا کے لئے صحت اور اقامت کی حالت میں اس کمی کو پورا کرنے کا حکم ہے۔ اور نماز بحالت علالت بصورت عدم استطاعت قیام بیٹھ کر ادا کر سکتا ہے۔ اور اگر بیٹھ کر بھی ادا نہ ہو سکے۔ تو لیٹ کر بھی نماز ادا کی جا سکتی ہے۔ اسی طرح جس مسلمان کو زادراہ میسر نہ ہو۔ یا صحت بدنی اور امن راہ حاصل نہ ہو۔ یا دور کے رہنے والوں کے لئے سواری کا انتظام نہ ہو۔ تو اس صورت میں بوجہ معذوری کے حج کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے۔ قرآن کریم میں آیت یأتوک رجالاً وعلی کل ضامر میں پیادہ پا حج کرنا جس طرح استطاعت کے نیچے رکھا گیا ہے۔ اسی طرح سواری کا بھی استطاعت کے نیچے ذکر کیا گیا ہے۔

حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے الزاد والراحلہ کے ارشاد میں زاد راہ کے علاوہ سواری کے موجود ہونے پر حج کو ضروری قرار دیا ہے۔ یعنی علاوہ دوسری صورتوں کے مہیا ہونے کے جن کا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے۔

(۵) حج ارکان اسلام سے نہایت ہی اہم رکن ہے۔ فرضیت کے لحاظ سے یہ ایسا ہی فرض ہے کہ جیسے دوسرے ارکان یعنے نماز روزہ اور زکوٰۃ کہ اس کا تارک مجرم اور منکر کافر ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے ثواب اور درجہ کے لحاظ سے اس شان اور حیثیت سے ذکر فرمایا ہے۔ کہ حج کا فریضہ خلوص نیت اور رضاء الٰہی کے لئے ادا کرنے والا جبکہ رفث اور فسوق سے اس کے اعمال حج پاک ہوں۔ تو جب وہ حج سے واپس لوٹے گا تو اس حال میں لوٹے گا کہ وہ گناہوں سے بالکل پاک ہوگا جیسا کہ اس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔ اس سے اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے۔ کہ حج سے ایک طرح تولد بھی حاصل ہوتا ہے ایسا ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حج مبرور کی جزاء جنت کے سوا اور کچھ ہے ہی نہیں۔ اس سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اعمال حج اپنی حقیقت کے لحاظ سے انسان میں ایسی پاک تبدیلی پیدا کر دیتے ہیں۔ کہ جو ایک بہشتی اور بہشت میں داخل ہونے والے انسان کو حاصل ہوتی ہے۔

شذرات

ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد

ایک دفعہ کا ذکر ہے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے کہ نجات خدا کے فضل پر موقوف ہے۔ مگر اس کے فضل کے جاذب اعمال صالحہ ہیں۔ پس نجات کے لئے ایمان کے ساتھ عمل صالحہ بھی ضروری چیز ہے۔ عیسائی اس نکتہ کو نہیں سمجھتے۔ اسی سلسلہ میں میں نے ایک سوال دریافت کیا۔ کہ خلافت کے انعام کے لئے کونسا عمل ہے فرمایا خلافت تو نبوت کی نیابت کا نام ہے اور یہ دونوں وہبی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس فضل الٰہی کی جاذب خدمت بنی نوع انسان ہے۔ اور یہ جذبہ بدو شباب سے میرے اندر موجود ہے کہ بلا لحاظ فرق وملل ملک وقوم بنی نوع انسان کی خدمت کروں اور عام فیض پہونچاؤں جو علمی رنگ میں بھی ہو اور عملی میں بھی یہ میرے الفاظ ہیں۔ اس وقت غالباً میں نے کسی مضمون میں لکھ بھی دیا تھا غرض ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد کا قول درست ہے۔ اور ہر ایک بنی نوع انسان کا خادم مومن مسلم اپنے اپنے دائرہ عمل وقابلیت و ضرورت حقہ کے مطابق اس کا اجر پاتا ہے۔ اور کسی نہ کسی رنگ میں لوگوں کا مخدوم بن جاتا ہے۔

اِختلافُ اُمّتی رحمۃٌ

اختلاف جو نیک نیتی کے ساتھ ہو اور تفرقہ سے بکلی اجتناب رکھنے کے ساتھ کیا جائے وہ یقیناً موجب رحمت ہے۔ اتحاد کے لئے ضروری ہے کہ پہلے اختلاف ہو۔ اور ایک جماعت الگ تیار ہو۔ جو اتحاد ملت کی اساس ہو۔ بعض لوگ اس نکتہ کو نہیں سمجھے اور مسلمانوں میں فرقہ بندی یہ سمجھتے ہیں۔ کہ اپنی جماعت کا الگ نام رکھا جائے۔ چنانچہ اسی بناء پر وہ احمدی نام رکھانے کو بھی تفرقہ کا موجب گردانتے ہیں۔ حالانکہ یہ نام تو حسب پیشگوئی حضرت خیر الورا علیہ التحیۃ والثنا ان کے جمالی رنگ احمد نام کے فیوضات واثرات کا مظہر ہے۔ اور تفرقہ پسند دل سے ایک امتیاز رکھنے اور جماعت کے افراد کو ایک نام پر متحد کرنے کے لئے اختیار کیا گیا ہے۔ اور وہ بھی حسب منشاء ایزدی سیاسی امور میں توغل رکھنے والوں کے لئے تازہ مثال مسٹر سبھاش چندر بوس کا بیان پیش کرتا ہوں جو حال ہی میں بوقت ورود لاہور دیا ہے۔ اس میں وہ بتاتے ہیں۔ کہ جرمن فلاسفر ہیگل کے خیال کے مطابق ترقی تھیسس اور انٹی تھیسس کے تصادم سے ہوتی ہے۔ اس تصادم سے سنتھیسس پیدا ہوتا ہے۔ اس حالت میں فارورڈ بلاک کی ساخت کے لئے لازمی تھا۔ کہ کانگرس کے اندر ایک قسم کی پھوٹ پڑے اس سے حقیقی اتحاد پیدا ہوگا۔ یہ مثال مکمل تو نہیں تاہم اس سے یہ ظاہر ہے کہ اتحاد پیدا کرنے کے لئے ایک قسم کے اختلاف اور علیحدگی کی ضرورت ہوتی ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔ ما کان لنبی ان یکون لہ اسریٰ حتی یثخن فی الارض جس سے ظاہر ہے کہ امن جنگ کے بعد ہی قائم ہو سکتا ہے۔ پس سلسلہ احمدیہ کے اجرائے امت محمدیہ میں اختلاف بڑھا نہیں بلکہ حقیقی اور پائدار اتحاد واتفاق اور کلمہ جامعہ کی بنیاد پڑی ہے۔ اور اس کی اساس مضبوط ہوتی ہے۔

حضرت نبی کریم کی تصویر کیوں منع ہے

جب کوئی یورپین مصنف یا مؤلف نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات کے ساتھ آپ کی تصویر شائع کرتا ہے۔ تو مسلمانوں میں سخت بے چینی پیدا ہوجاتی ہے۔ اور اسے حضرت ختمی مرتبت کی ہتک قرار دیا جاتا ہے۔ اور یہ بالکل فطرتی بات ہے۔ کہ ہم اپنے مقتدا و سید المرسلین کی تصویر کو ممنوع سمجھیں۔ اور اسے آپ کی ہتک قرار دیں۔ لیکن عوام الناس یہ نہیں سمجھتے کہ ایسا کیوں ہے حتےٰ کہ اچھے اچھے علماء بھی اس کی صحیح وجہ نہیں بتا سکے۔ چنانچہ ایک مقدمہ میں جو کلکتہ میں ہؤا تھا۔ گواہ کورٹ میں یہ امر واضح نہ کرسکے۔ اور جس صورت میں ہم اپنے ہادی و رہنما حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر رکھتے ہیں۔ ہم پر لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ آپ کیوں کر ان کے ہمنوا بن سکتے ہیں جبکہ تمہارا عمل اس کے خلاف ہے۔ سو واضح ہو کہ اصل بات نہیں سمجھی گئی۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں فوٹوگرافی رائج نہ تھی۔ اور یہ مسلمہ امر ہے۔ کہ آپ کی کوئی تصویر آپ کی زندگی میں نہیں لی گئی۔ یورپ کے متعصب مصنف اپنی قومی روایات اور سنی سنائی باتوں کی وجہ سے اس پاکوں کے سردار کے متعلق نہایت غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔ اور بعض تو دیدہ دانستہ تعصب اور عناد رکھتے ہیں۔ پس جو نقشہ ان کے ذہن میں ہے وہ اس کے مطابق ایک تصویر خود اختراع کرکے آپ کو ایسی شکل میں دکھاتے ہیں۔ جو آپ صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت نہ تھی۔ وہ مجسم پاکیزگی اور رحم کا مجسمہ تھا۔ مگر آپ کو نعوذ باللہ ایک ترش رو بات بات پہ تلوار چلانے پر آمادہ دکھاتے ہیں۔ غرض جن اوصاف حمیدہ و اخلاق حسنہ کے آپ حامل تھے وہ آپ کے چہرے سے ظاہر نہیں کئے جاتے۔ اور اس طرح پر آپ کی ہتک کا ارتکاب کرتے ہیں۔ پس آپ کے متوسلین اور معتقدین کو کیوں جوش نہ آئے حقیقی وصف تو فوٹو سے بھی ظاہر نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ ایک امریکن مضمون نگار مسٹر گاندھی کی نسبت لکھتا ہے کہ:

"اگر کسی شخص کے پاس اپنے فوٹوگرافر کے خلاف ہتک دعوے کرنے کی کوئی بڑی وجہ ہے۔ تو یقیناً وہ شخص گاندھی ہے۔ اس لئے نہیں کہ فوٹوگرافر اس کی صحیح تصویر نہیں اتار سکتے۔ بلکہ یہ قصور فوٹوگرافی کا ہے۔ جو حقیقی گاندھی کو دنیا کے سامنے پیش کرنے میں قاصر ہے۔"

خیر یہ تو اس امریکن کی اپنی عقیدت کا اظہار ہے۔ تاہم اس سے اس مسئلہ پر کچھ روشنی ضرور پڑتی ہے۔ کہ فوٹو بھی جس میں خد و خال کے نقوش کچھ نہ کچھ تو ظاہر ہوجاتے ہیں۔ اس شخص کو حقیقی طور پر نہیں دکھا سکتا۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصویر کی عام اشاعت کارڈوں وغیرہ پر پسند نہیں فرمائی۔ اور اسے یورپ کے قیافہ شناس حکماء کے لئے مخصوص کیا ہے، جو فیض صحبت اٹھانے کا موقعہ نہ رکھتے تھے۔ یا جن کو وہ زمانہ نصیب نہیں ہؤا۔ اور آئندہ آنے والی نسلیں ہیں۔ وہ فوٹو دیکھ کر لیں ھذا بوجہ کذاب کہنے کی سعادت تو حاصل کر سکتے ہیں۔ اگر ان کے دل صاف ہوں۔ اور نیکی و ایمان کا کوئی ذرہ اپنے اندر خالق فطرت سے نہیں ودیعت ہؤا ہو۔ اور قوت شناخت صلحاء و انبیاء و اتقیاء سے یکسر محروم نہ ہوں۔ اور جن کو برسوں قدموں میں رہنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اور اس حقیقت منتظرہ کو اپنی آنکھوں اس کے اصلی روپ میں دیکھا وہ بھی فوٹوگرافی کی ایجاد کے وقت گا رہے ہے اس حسن ازلی کی جھلک پاکر یہ شعر تو پڑھ سکتے ہیں ؎

چاند کو کل دیکھ کر میں سخت بے کل ہوگیا
کیونکہ تھا اس میں نشاں کچھ کچھ جمال یار کا

چاند کی بجائے فوٹو پڑھ لیجئے۔ اور اصحاب تنتو سے ایک شاعر مہجور کو معذور سمجھیں۔ جس کی زبان پہ یہ شعر ہے ؎

وہ لب کھلیں تو تڑپ جائیں سینکڑوں نغمے
وہ آنکھ اٹھے تو برس جائے کیفِ میخانہ

اکمل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رویا و کشوف کے متعلق مزید تشریحات

الفضل میں ایک اعلان رویا و کشوف کے متعلق شائع کرایا گیا ہے۔ کہ جن اصحاب نے کسی کشف یا خواب یا الہام کی بناء پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کیا ہو۔ یا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی بیعت کی ہو۔ ایسے احباب اپنے کشوف و رویا وغیرہ من وعن تحریر کرکے بھیج دیں۔ تاکہ انہیں کتابی صورت میں جلسہ سالانہ کے موقع پر شائع کیا جاسکے۔ الحمد للہ کہ احباب کرام نے اس کی اہمیت اور ضرورت کو سمجھ لیا ہے۔ چنانچہ بعض دوستوں کی طرف سے ایسے کشوف اور رویاء موصول ہوئے ہیں جو نہایت ہی ایمان افزا ہیں۔ اور بعض نے اس کے متعلق کچھ استفسارات کئے ہیں۔ ذیل میں اس کے متعلق بعض ضروری امور درج کئے جاتے ہیں۔

(۱) ایسے دوست بھی اپنے کشوف و رویاء بھیج سکتے ہیں جن کو احمدی ہونے کے بعد کسی ابتلاء یا مشکل اور تکلیف دہ موقع پر تسلی و تشفی کے رنگ میں کوئی خواب یا کشف ہؤا ہو۔ اور جس نے انہیں قوی الایمان کر دیا۔

۲۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مستورات بھی مہربانی فرماکر اپنے کشوف اور رویا بھجوائیں۔ جن کی بناء پر انہیں سعادت ایمان نصیب ہوئی۔

۳۔ احمدی ہونے کے بعد کسی دوست کو کوئی ایسا خواب، کشف یا الہام ہؤا ہو جس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت۔ یا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خلافت حقہ کی تائید ہوتی ہو۔ تو وہ بھی ایسے کشوف اور رویاء لکھ کر بھیج دیں۔

۴۔ ایسے کشوف و رویاء جو پیغامی مستری اور مصری فتن کے وقت کسی صاحب کو ہوئے ہوں۔ وہ تحریر کرکے بھیج دیں۔

۵۔ صحابہ کرام میں سے جن بزرگوں نے اپنے حالات لکھ کر مرکز میں بھیج دیئے ہوں۔ وہ بھی اپنے اس قسم کے رویاء و کشوف تحریر کرکے بھیج دیں۔ اور جنہوں نے ابھی تک اپنے حالات لکھ کر نہ بھیجے ہوں۔ وہ ضرور ایسے کشوف و رویاء بھجوادیں۔

۶۔ بیرون ہند کے احباب اپنی ملکی زبان میں صاف اور خوشخط کشوف و رویا لکھ کر بھیج دیں۔ اگر ممکن ہؤا تو ان کی تحریر کا عکس شائع کر دیا جائے گا۔ اور ساتھ ہی اسکا ترجمہ دیدیا جائیگا۔

۷۔ جس قدر جلد سے جلد ممکن ہو۔ ایسے کشوف و رویاء بھجوا دیئے جائیں۔ تاکہ مناسب ترتیب دینے کے علاوہ علم تعبیر رویاء کے مدنظر مناسب تشریحی نوٹ بھی دیئے جاسکیں۔

۸۔ بیرون ہند کے احباب کی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے یکم اکتوبر ۱۹۲۹ء رویا اور کشوف بھجوانے کی آخری تاریخ معین کی جاتی ہے جو دوست اس کے بعد بھیجیں گے۔ ممکن ہے کہ ایڈیشن اول میں سے چھپنے سے رہ جائیں۔

۹۔ بعض احباب کے ذریعہ معلوم ہؤا ہے کہ بہت سے غیر احمدی دوست ایسے بھی ہیں۔ جن پر سلسلہ کی صداقت کشوف و رویاء کے ذریعہ واضح ہوچکی ہے۔ مگر وہ اپنی بعض کمزوریوں کے باعث سلسلہ میں داخل نہیں ہوتے۔ پس جن دوستوں کو ایسے اشخاص کا علم ہو وہ انہیں مل کر ان سے ان کے کشوف و رویا تحریر کراکے بھجوادیں۔ . . .

(۱۰)۔ جو احباب کشوف و رویاء تحریر کریں وہ یہ بھی وضاحت کریں کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے سے قبل وہ کس سلسلہ کی بیعت میں داخل تھے۔ تاکہ ان کے پیر بھائیوں کو مناسب ترغیب دی جاسکے۔ خاکسار۔ عبد الرحمٰن بشیر مولوی فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

موجودہ ویدوں کی حقیقت حضرت کرشن اور مہرشی کاتیائن کے نزدیک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت شری کرشن علیہ السلام کی پاک ہستی اس بات کی محتاج نہیں کہ اس کا تعارف کرایا جائے۔ قریباً قریباً ہر مذہب و ملت کے تعلیم یافتہ لوگ ان سے بخوبی واقف ہیں۔ ان کے متعلق کروڑہا سناتن دھرمیوں کے دلوں میں جس قدر عزت اور وقعت ہے۔ اس کا بیان کرنا ممکن نہیں۔ اس وقت میں اس معزز ہستی کی وہ قیمتی رائے پیش کرتا ہوں۔ جو انہوں نے موجودہ ویدوں کے متعلق ظاہر فرمائی۔

گیتا ایک مشہور آفاق کتاب ہے جس کے متعلق لکھا ہے کہ اس میں جو کچھ بیان ہوا ہے۔ وہ سب حضرت شری کرشن جی کے اقوال ہیں۔ اس کتاب کو سناتن دھرمی بلکہ سب ویدک بہت عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ یہ کتاب دراصل حضرت کرشن جی کی ان نصائح کا مجموعہ ہے۔ جو جنگ مہابھارت کے وقت انہوں نے ارجن کو دیں۔ اس کتاب کے دوسرے ادھیائے میں یہ ذکر ہے۔ کہ ارجن نے جب یہ دیکھا کہ کورو کی فوج کے اکثر لوگ ہمارے رشتہ دار ہیں جن سے لڑائی کرنی مناسب نہیں لہٰذا انہوں نے حضرت کرشن سے عرض کیا کہ ان سے لڑنا مناسب نہیں اس پر حضرت کرشن جی نے انہیں لڑنے کی ترغیب دیتے ہوئے کہا۔ "ضرور لڑو ورنہ گنہگار ہو جاؤ گے" پھر شلوک ۳۷ میں فرماتے ہیں۔

"اس جنگ میں اگر تو مر گیا تو جنت کو جائے گا۔ اگر فتح پائی تو حکومت کو پائے گا۔" اس کے آگے شلوک ۳۸، ۳۹، ۴۰ میں بھی یہی مضمون ہے پھر نمبر ۴۱ میں آپ حق الیقین کو پانے والے اور نہ پانے والے لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے ۴۲، ۴۳، ۴۴ شلوک میں فرماتے ہیں۔

यामिमां पुष्पितां
वाचं प्रवदन्त्यवि-
पश्चितः वेदवादरताः
पार्थ नान्यदस्तीति
वादिनः कामात्मा-
नः स्वर्गपरा
जन्मकर्मफलप्रदा-
म् क्रियाविशेषब
हुलां भोगैश्वर्यगति

ترجمہ:- اے ارجن ویدوں کے بیان کردہ دعاوی کے معتقد لوگ ویدوں کو ہی بڑی نعمت سمجھتے ہوئے جو یہ بات کہتے ہیں کہ ویدوں کے علاوہ اور کوئی نعمت نہیں ہے۔ یعنی یہی سب سے بڑھ کر ہیں۔ یہ لوگ نفسانی خواہشات کے غلام۔ سورگ کے دلدادہ اور عقل و فکر سے کام نہ لینے والے عیش و عشرت کے سامان اور عیش و عشرت کے حصول کے لئے ایسی بات کہتے ہیں جو کہ تناسخ کے چکر میں ڈالنے والی اور ہنسانے والے کاموں سے بھری پڑی ہے" ان شلوکوں میں حضرت کرشن نے تین باتوں کی وضاحت فرمائی ہے۔ ایک تو یہ کہ ویدوں نے روحانیت کے اعلیٰ مقامات کے حصول کے لئے دنیا کو توجہ نہیں دلائی۔ اور نہ ہی رضاء الٰہی کو بہت بڑی نعمت قرار دیا ہے۔ بلکہ عیش و عشرت کے سامان اور عیش و عشرت کے حصول کے لئے سفلی چیزوں کو اعلیٰ قرار دیا ہے دوسرے یہ کہ اس اعتقاد کے لوگ "نفسانی خواہشات کے غلام" اور "غور و فکر سے کام نہ لینے والے" ہیں۔ آگے شلوک ۴۴ میں حضرت کرشن انہی معتقدین وید کے متعلق فرماتے ہیں۔

भोगैश्वर्यप्रसक्ता-
नां तयापहृतचेतसाम्
व्यवसायात्मिका
बुद्धिः समाधौ न ×

"عیش و عشرت اور مال و دولت وغیرہ کے عاشق جو یہ لوگ ہیں۔ ان میں حق الیقین تک پہنچانے والی عقل پیدا نہیں ہوتی۔ اس شلوک میں بھی حضرت کرشن نے وید کے معتقدین کو عیش و عشرت اور مال و دولت جیسی سفلی چیزوں کے عاشق فرمایا ہے۔

مذکورہ بالا تین شلوکوں میں حضرت کرشن ویدوں اور ویدوں کے معتقدین کی حالت کو وضاحت سے بیان فرماتے ہوئے آگے شلوک نمبر ۴۵، ۴۶ میں ارجن کو یوں نصیحت فرماتے ہیں۔

त्रैगुण्यविषया
वेदा निस्त्रैगुण्यो
भवार्जुन निर्द्वन्द्वो
नित्यसत्त्वस्थो
निर्योगक्षेम आत्मवान्
यावानर्थ उदपाने
सर्वतः संप्लुतोदके
तावान्सर्वेषु वेदेषु
ब्राह्मणस्य विजानतः

"اے ارجن وید تو تین (سورگ[1] سورگ کی عیش و عشرت[2] اور سامان عیش و عشرت[3]) صفات سے بھرے ہوئے ہیں۔ تو ان تینوں صفتوں سے بالکل خالی ہو جا اور ان چیزوں کے حصول کا خیال چھوڑ کر اپنی حقیقت کو پہچانتا ہوا اس ایک دائمی ایشور میں لگ جا۔ اور اے ارجن ویدوں کے متعلق کچھ اور بھی سن وہ یہ کہ) چاروں طرف سے کامل و مکمل طور پر پانی سے بھرے ہوئے بڑے تالاب کے مل جانے پر معمولی سے جوہڑ کی جس قدر ضرورت انسان کو رہ جاتی ہے۔ اتنی ہی (روحانیت کے متعلق) کچھ جاننے والے برہمن کو ویدوں کی ضرورت ہے۔ ماحصل یہ کہ جس طرح پانی سے بھرے ہوئے بڑے تالاب کے مل جانے پر پانی کے چھوٹے تالاب کی ضرورت نہیں رہتی ویسے ہی ایک با علم برہمن کو ویدوں کی ضرورت نہیں اس شلوک سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ حضرت شری کرشن علیہ السلام کے نزدیک وید یا علم برہمنوں کی رہنمائی نہیں کرسکتے اور نہ ہی ان کے کام ہیں۔ اور نہ ہی ان میں روحانیت اور رضائے الٰہی کے حصول کے ذرائع ہیں۔

اب اس دوسری شق کہ موجودہ ویدوں کی عبارت یعنی منتر الہامی ہیں یا نہیں لیتا ہوں سو اس کے متعلق عرض ہے کہ حضرت شری کرشن کے مذکورہ بالا ارشادات پر غور کرنے سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک یہ منتر ہرگز الہامی نہیں۔ کیونکہ انہوں نے شلوک نمبر ۴۵ میں ارجن کو نصیحت کی ہے۔ کہ "وید جن تین صفتوں سے بھرے پڑے ہیں تو ان تینوں صفتوں سے بالکل خالی ہو کر دائمی یعنی حی القیوم ایک خدا کی طرف لگ جا۔" اگر حضرت کرشن کے نزدیک موجودہ وید الہامی ہوتے تو آپ ایسا ہرگز نہ فرماتے اسی طرح مہرشی کاتیائن فرماتے ہیں ملاحظہ ہو کاتیائن سمرتی ادھیائے ۹ شلوک ۱۴

गौ विशिष्टतमा
विप्रै वेदेष्वपि
निगद्यते न ततोऽ
न्यद्वरं यस्मात् गौ
स्तस्मादुच्यते

(ترجمہ) برہمنوں نے گائے کو ویدوں میں بھی بہت اچھا کہا ہے۔ اس واسطے گائے سے اچھا اور کوئی نہیں اسی لئے تو اسے گؤ کہتے ہیں۔

مہرشی کاتیائن کی یہ شہادت صاف بتا رہی ہے۔ کہ موجودہ برہمنوں کے بنائے ہوئے ہیں۔ نہ کہ ایشور کے الہام کردہ۔ بہرحال یہ دو زبردست شہادتیں ہیں۔ حضرت شری کرشن نے تو ویدوں کی اندرونی حالت کے متعلق پرزور الفاظ میں شہادت دی ہے اور مہرشی کاتیائن نے ویدوں کی ظاہری صورت کے متعلق شہادت دے کر فیصلہ کر دیا ہے ایسی صورت میں موجودہ ویدوں کو الہامی اور کامل و مکمل ہدایت نامہ کہنا سراسر ہٹ دھرمی نہیں تو اور کیا ہے۔

خاکسار:- ناصر الدین عبد اللہ وید بھوشن مولوی فاضل۔ کاویہ تیرتھ۔ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اہم ملکی حالات اور واقعات

لاہور میں مسٹر بوس کی آمد

۱۶ جون کو مسٹر بوس معہ مسٹر ڈشمبر دیال ترپاٹھی ایم. ایل. اے صدر آل انڈیا ریڈیکل یوتھ کانفرنس لاہور پہنچے۔ سٹیشن پر بیس ہزار آدمی آپ کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ گاڑی کی آمد پر ایک سو ایک گولے چلائے گئے۔ شام کے چار بجے ڈاکٹر ستیہ پال کی کوٹھی سے جلوس نکالا گیا۔ جلوس کے رستہ میں سینکڑوں دروازے بنائے گئے تھے۔ جن میں لوگوں نے بجلی کے پنکھے لگا رکھے تھے۔ پانی کی سبیلیں۔ جھنڈیاں اور ماٹو وغیرہ لگا کر رستہ کو مزین کیا گیا تھا۔ ہجوم کی زیادتی اور گرمی کی شدت کی وجہ سے کئی لوگ بے ہوش ہو گئے۔ معزز مہمانوں کو موٹر میں بٹھایا گیا۔ جو ہاروں سے لدی ہوئی تھی۔ جلوس ٹاؤن ہال میں ختم ہوا۔ جہاں کانفرنس کا اجلاس ہوا۔ قریباً چالیس ہزار مرد و زن جمع تھے۔ داخلہ بذریعہ ٹکٹ تھا۔

ہندو اخبار نویسوں کے ایک وفد کے ساتھ گفتگو کے دوران میں مسٹر بوس نے کہا۔ کہ جہاں تک میرا تعلق ہے۔ فیڈریشن مردہ ہو چکی ہے۔ فارورڈ بلاک کا مقصد کانگرس کے تمام انتہا پسند عناصر کو یکجا کرنا ہے۔ انتہا پسند عناصر سے میری مراد وہ لوگ ہیں۔ جو کانگرس کے موجودہ ہائی کمانڈ کو ترقی پذیر اور انقلاب پسند نہیں سمجھتے۔ آپ سے دریافت کیا گیا۔ کہ کیا آپ گاندھی جی کو اعتدال پسندوں میں سمجھتے ہیں۔ تو آپ نے کہا۔ کہ وہ تو کانگرس کے ممبر بھی نہیں۔ لیکن ان کے بارہ میں کوئی سوال نہ ہی کیا جائے۔ تو بہتر ہوگا۔ تریپوری کانگرس کے بعد مجھے امید تھی۔ کہ وہ صلح کرا دیں گے۔ مگر افسوس کہ میری امید بر نہ آئی۔ اور وہ اس پارٹی کے ترجمان ثابت ہوئے۔ جو کسی صورت میں بھی صلح اور سمجھوتہ نہ چاہتی تھی۔

سٹوڈنٹس فیڈریشن کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ کانگرس میں الجھن پیدا ہونے کی وجہ یہ تھی۔ کہ جس پارٹی کی میجارٹی تھی۔ اس نے دوسری سے تعاون کرنے سے انکار کر دیا۔ وہ سمجھوتہ کے لئے تیار نہ تھی۔ اس صورت میں ہمارے لئے دو ہی رستے تھے۔ یا تو اس کے سامنے جھک جاتے یا مستعفی ہو جاتے۔ اگر مجھے یقین ہوتا۔ کہ وہ ملک کو آگے لے جائے گی تو مجھے اس کے سامنے جھکنے میں بھی تامل نہ تھا۔ میں نے گاندھی جی کو لکھا تھا۔ کہ وہ برٹش امپیریلزم کے خلاف جنگ کریں۔ مگر انہوں نے کامل آزادی کے لئے جنگ شروع کرنے سے انکار کر دیا۔ پس میرے لئے سوائے اسکے کوئی چارہ کار ہی نہ تھا۔ کہ علیحدہ ہو کر کام شروع کر دیتا۔ کانگرس میں دایاں اور بایاں بازو ۱۹۰۷ء سے چلے آتے ہیں۔ اور اسی وقت سے اختلاف موجود ہیں۔ اس وقت برطانیہ بین الاقوامی الجھنوں کا شکار ہے۔ اور اپنے جھگڑوں میں پھنسا ہوا ہے۔ وہ کبھی ہٹلر کی منتیں کرتا ہے۔ اور کبھی کسی کی۔ آج جاپان بھی اس کو گھور رہا ہے۔ اور یہ آزادی کے لئے جنگ شروع کرنے کا نادر موقع ہے۔ اس سے ہمیں پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہئے۔ کانگرسی وزارتیں بھی اس جدوجہد میں ہمارے لئے بہت ممد ہو سکتی ہیں بعض کانگرسی لیڈر کہتے ہیں۔ کہ ملک جنگ کے لئے تیار نہیں۔ مگر ان کی یہ بات بالکل غلط ہے۔ اگر ہم نے یہ موقع کھو دیا۔ تو یہ خود کشی کے مترادف ہوگا۔

ریڈیکل کانفرنس میں مختلف ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ ایک میں۔ یو۔ پی گورنمنٹ کے اس سرکلر کی مذمت کی گئی جس میں کمیونسٹوں کے خلاف قانونی کارروائی کی ہدایت کی گئی ہے۔ جنگ کی صورت میں امپیریلسٹ طاقتوں کا ساتھ نہ دینے کی بہت صوبجاتی حکومتوں سے درخواست کی گئی۔ ریاستوں میں گاندھی جی کی پالیسی پر اظہار حیرت کی قرارداد پاس کی گئی۔ اور کانگرس سے درخواست کی گئی۔ کہ ریاستی رعایا کی تحریک کو اپنے ہاتھ میں لے۔ ایک ریزولیوشن میں کانگرس سے اپیل کی گئی کہ ایک پیپلز والنٹیرز کور مرتب کرے۔ جس میں ہر مذہب و ملت کے لوگوں کو شریک کیا جائے۔

انتخاب اسمبلی کے اخراجات کی تعیین

گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے رو سے یہ امر لازمی تھا۔ کہ صوبجاتی حکومتیں دو سال کے اندر اندر انتخابی اخراجات معین کرنے کے لئے قواعد و ضوابط وضع کریں۔ چنانچہ حکومت پنجاب نے اس غرض سے ایک کمیٹی مقرر کی تھی۔ جس میں خود وزیر اعظم بھی شریک تھے۔ اور ریفارمز کمشنر کے علاوہ چیف سیکرٹری اور مخالف پارٹیوں کے نمائندے شامل تھے۔ اس کمیٹی کی سفارشات پر حکومت نے تجویز کیا ہے۔ کہ مسلم اور سکھ حلقہ ہائے انتخاب میں (خواتین کے حلقہ ہائے انتخاب کو چھوڑ کر) شہری علاقوں کی صورت میں پندرہ اور دیہاتی حلقوں میں ۲۵ ہزار سے زیادہ روپیہ خرچ نہ کیا جائے۔ لاہور کے اندرونی اور بیرونی مسلم حلقوں کے لئے زیادہ سے زیادہ ۱۵ ہزار روپیہ خرچ کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ اور امرتسر کے سکھ عورتوں کے حلقہ کے لئے ۲۵ ہزار۔ اینگلو انڈین حلقہ انتخاب کے امیدواروں کو پانچ ہزار اور یورپینوں کو ۷½ ہزار دیسی عیسائیوں کے لئے پندرہ ہزار۔ تجارتی اور صنعتی حلقہ کے لئے ۵ ہزار۔ یونیورسٹی حلقہ کے لئے ۵ ہزار مزدور حلقہ انتخاب کے لئے ۷½ ہزار اور مالکان اراضی کے حلقہ کے لئے دس ہزار کی رقوم مقرر کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ مسلم۔ سکھ۔ یورپین۔ اینگلو انڈین۔ دیسی عیسائی۔ اور خواتین امیدواروں کو دو پولنگ ایجنٹ۔ ایک کلرک۔ ایک کنویسر اور ایک ایلچی تنخواہ پر ملازم رکھنے کی اجازت دی گئی ہے۔ بعض صورتوں میں ان ملازمین کی زیادہ تعداد کی بھی اجازت دی گئی ہے۔

گزشتہ انتخاب کے موقعہ پر بعض ممبروں نے پچاس ہزار بلکہ بعض صورتوں میں لاکھ لاکھ روپیہ بھی خرچ کیا ہے۔ اگرچہ حکومت نے جو اخراجات مقرر کئے ہیں۔ وہ بھی کچھ کم نہیں تاہم کوشش کی گئی ہے۔ کہ کوئی شخص محض دولت کی وجہ سے کامیاب نہ ہو سکے۔

بابو راجندر پرشاد صدر کانگرس کا بیان

پٹنہ میں ۱۷ جون کو صدر کانگرس نے ایک انٹرویو کے دوران میں کہا۔ کہ والیان ریاست نے فیڈریشن کے متعلق جو صورت حالات پیدا کر دی ہے۔ اگر اس میں کوئی تبدیلی نہ ہوئی۔ تو فیڈریشن کا خاتمہ سمجھو۔ حامیان فیڈریشن پر والیان ریاست کا فیصلہ بہت شاق گزرا ہوگا۔ لیکن ہمارے لئے یہ بہت اہمیت رکھتا ہے۔ اگر وہ برطانوی تجاویز کے سامنے جھک جاتے۔ تو کانگرس کو سخت جنگ کرنی پڑتی۔ لیکن اس فیصلہ کے بعد غالباً کانگرس کو جنگ کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ لیکن اس کے یہ معنے نہیں۔ کہ ہم ہمیشہ کے لئے جنگ سے بے نیاز ہو گئے۔ فیڈریشن کا سوال ہو یا نہ ہو۔ ہمیں کامل آزادی کے حصول کے لئے ہر حال میں جنگ کرنی پڑے گی۔ اور اس کے لئے پروگرام کی تیاری ہمارے زیر نظر ہے۔ والیان ریاست نے برطانیہ کے ساتھ معاہدات سے حاصل شدہ حقوق کو برقرار رکھے جانے پر زور دیا ہے۔ لیکن یہ پوزیشن قابل رحم ہے۔ تاہم یہ امر باعث اطمینان ہے۔ کہ وہ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ اپنی رعایا کے مطالبات کو اب وہ زیادہ دیر تک نظر انداز نہیں کر سکتے۔ انہیں پیراماؤنٹ کی طرف دیکھنے کی بجائے اپنی رعایا کی طرف دیکھنا چاہئے۔

امتحان کے بعد بجلی کا کام سیکھئے

کیونکہ اس کام کے جاننے والوں کی ضرورت پنجاب۔ یو۔ پی اور صوبہ بمبئی میں دن بدن بڑھتی جا رہی ہے اور بہترین درسگاہ

سکول آف الیکٹریشنز لدھیانہ

ہے جو گورنمنٹ رجسٹرڈ بھی ہے۔ اور ایڈڈ بھی۔ ہر مذہب و ملت کے تقریباً یکصد طلباء اس منظور شدہ درسگاہ میں تعلیم پا رہے ہیں۔ فیس ماہوار لی جاتی ہے پراسپکٹس مفت ملتے ہیں۔ (منیجر)